بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آر کائیو014

تاریخ: ۱فروری ۲۰۲۶ء

سوال

Nails hairs cut nhi kerwaty in 10 dino ma. kia ye darust ha k agr hum nail hairs cut krin gy tw gunah ho ga

الجواب

بنیادی شرعی حکم: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے لے کر قربانی کا جانور ذبح ہونے تک جسم کے کسی بھی حصے کے بال، ناخن یا چمڑی کاٹنا شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔ جان بوجھ کر بلا عذر کاٹے تو گناہ گار ہو گا؛ توبہ و استغفار کرے، تاہم اس کی قربانی فاسد نہیں ہوتی۔

دلائل: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی صحیح مسلم کی روایات: "جب ذوالحجہ کا دسواں دن (یعنی چاند) شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخنوں میں سے کچھ بھی نہ کاٹے"؛ دوسری روایت: "پس وہ اپنے بال اور اپنی جلد کو ہرگز ہاتھ نہ لگائے"۔ لفظ "فلا یأخذن" ممانعت کے لیے ہے اور صریح ممانعت تحریم پر دلالت کرتی ہے؛ ائمہ (امام احمد، اسحاق بن راہویہ، سعید بن المسیب) اسے حرام و گناہ مانتے ہیں۔

وضاحتی مسائل: پابندی صرف قربانی کے اصل مالک پر ہے، گھر کے باقی افراد پر نہیں۔ بھول چوک یا لاعلمی میں کاٹ لے تو گناہ نہیں، نہ فدیہ لازم۔ شدید ضرورت (ٹوٹا ناخن، زخم) میں کاٹنا جائز ہے — ضرورت کے وقت ممنوعات مباح ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ: قربانی کرنے والے کے لیے ان دس دنوں میں بال و ناخن کاٹنا بلا عذر ناجائز و گناہ ہے؛ اگر ہو جائے تو استغفار کرے، قربانی درست رہے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512